



سوال

(262) آمین بالجہر کہنے والے کو مسجد سے نکالنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آمین بالجہر کہنے والے کو کسی صورت میں مسجد سے نکالنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگ تفسیر احمدی کی عبارت زیل سے دلیل پکڑتے ہیں۔ کہ انکو مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔ **وَأَنَا نَسِيكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ** 18 سورة الأنعام

"لعم المبتدع والفاسق والكافر والقتود مع كلم ممتنع" (تفسیر احمدی ص 255) از ملا جیون

"یعنی قوم ظالمین جن کے پاس اللہ تعالیٰ نے بیٹھنا حرام فرمایا متبدع فاسق اور کافر سب کو شامل ہے۔ لہذا ان سب کے پاس بیٹھنا حرام ہے۔" اسی طرح ایسے لوگوں کے متعلق یہ روایت بھی بیان کرتے ہیں

"یا کم وایا ہم لایضلو نکم ولا یقتنو نکم۔"

"یعنی ابن آپ کو ان سے دور رکھو۔ اور ان کو اپنے سے دور کرو۔"

کیا اس آیت اور روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آمین بالجہر کہنے والے کو مسجد سے نکال دینا چاہیے۔ یا ان کا مطہب اور کچھ ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آمین بالجہر ایک ایسا فعل ہے۔ جو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے لے کر آج تک امت مسلمہ کے بہت سے فرقوں میں سنت مانا گیا ہے۔ جن چار اماموں کی تقلید کرتے ہیں۔ ان میں بھی اکثر آمین بالجہر سنت ملتے ہیں۔ اس لئے ایسا فعل کرنے والے کو مسجد سے نکالنا کسی طرح جائز نہیں۔ ایسے شخص کو بدعتی سمجھ کر مسجد سے نکال دینا اس کو عبادت مذکورہ کے ماتحت لانے کی کوشش کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو فعل سب ائمہ دین یا اکثر یا بعض کے نزدیک سنت کے درجے تک پہنچ چکا ہو اس کے کرنے والے کو بدعتی کہنے والا سخت غلطی کرتا ہے۔ جسٹس سید محمود جہاٹی کو رٹالہ آباد نے مفصل بحث کر کے ثابت کیا تھا۔ کہ آمین بالجہر ان فعلوں میں سے ایک ہے جن کے لئے مسجد بنائی جاتی ہے۔ چاہے اس میں کسی امام کا اختلاف بھی ہو۔ پس ایسے فعل کو بدعت کہنے والا معاذ اللہ سخت مجرم ہے۔ کیونکہ اس کا یہ فتویٰ امام شافعی۔ اور امام احمد سے لے کر بغداد کے بڑے پیر صاحب تک پہنچتا ہے۔ یہ سب حضرات آمین بالجہر کے قائل ہیں۔ لہذا ایسے فعل کو بدعت ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ بدعت اس فعل کو کہتے ہیں۔ جو شریعت سے ثابت نہ ہو۔ جیسے قبروں پر گنبد



بنانا۔ یا چراغ جلانا۔ یا تعزیر وغیرہ بنانا وغیرہ۔ ایسے کام کرنے والے بدعتی ہیں۔ اور عبارات مذکورہ انہی کے حق میں وارد ہیں۔ کہ ان کے ساتھ دوستانہ رنگ میں نشست برخواست نہ کی جائے۔ لیکن اگر یہ لوگ اگر مسجد میں نماز پڑھنے آئیں تو ان کو بھی نہ روکا جائے کیونکہ قرآن شریف میں ایسا کرنے سے منع آیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ ۱۱۴ سورة البقرة

پرلوی کونسل لندن کا فیصلہ اس سے بڑھ کر ہے۔ یعنی آمین بالہر کہنے والے کو مسجد سے نکالنا تو کیا امامت سے علیحدہ بھی نہ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کے جواب میں صرف ایک ہی واقعہ کافی ہے۔ کہ دہلی کی جامع مسجد جو کہ گویا سارے ہندوستان کی جامع مسجد ہے۔ اس میں آمین بالہر کہنے والے کو کوئی نہیں روکتا۔ چاہے آمین کہنے والا تمام نمازیوں میں اکیلا ہو۔ اس طرح مکہ شریف اور مدینہ شریف بلکہ کل اسلامی ممالک میں آمین بالہر کہنے سے نہیں روکا جاتا۔ پس مسلمانوں کو ایسے کام سے بچنا چاہیے۔ جس کو قرآن شریف نے بہت بڑا ظلم قرار دیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شناسیہ امرتسری

جلد 01 ص 454

محدث فتویٰ